آخری توقیعِ امامِ زمانہؑ علی بن محمد کے نام:-

ابو الحسن سمری کے پاس (حضرت امام قائمؑ کی طرف سے) ایک توقیع (تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:

اے علی بن محمد سمری سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لیے کہ اب تمہاری موت چھ میں واقع ہو جائے گی لہٰذا تم اپنے تمام کام سمیٹ لو اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کیلئے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبتِ تامہّ واقع ہو چکی ہے اور بغیر حکمِ خدا کے اب ظہور نہ ہو گا اور وہ بھی ایک طویل عرصے

کے بعد، جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی اور آئندہ میری شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروجِ سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ بزرگ وبرتر کی مدد کے۔

امامِ قائمؑ ایامِ حج میں:۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اپنے امامؑ کو گم کیے ہوں گے، امامؑ حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھیں گے مگر اُنؑ کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔

ابنِ متوکل نے خمیری سے انہوں نے محمد بن عثمان عمری سے روایت کی ہے اُن سے محمد بن عمری کہتے ہیں: خدا کی قسم حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج کیلئے تشریف لاتے ہیں، وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور اُنؑ کو بھی سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں (کہ یہ امام قائمؑ ہیں)۔

امامِ قائمؑ کیلئے مونسِ تنہائی:۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام نے آبِ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور پھونکا جائے گا۔ وہ برابر آیا کرتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم اُن کی آواز سنتے ہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب اُن کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہا کرو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسکِ حج بجالاتے ہیں۔ مقامِ عرفات پر وقوف کرتے ہیں اور مومنین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور اُن ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانہِ غیبت میں اُن کا دل بہلائیں گے اور تنہائی میں وہ اُن سے ملاقات کرتے رہیں گے۔

صاحب الامرؑ کیلئے دو غیبتیں ہونگی:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس صاحب الامرؑ کیلئے دو غیبتیں ہیں اُن میں سے ایک غیبت بہت طویل ہوگی اتنی طولانی ہوگی کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ مر گئے، کچھ کہیں گے وہ قتل ہوگئے، کچھ کہیں گے وہ کہیں چلے گئے اور اب اُن کے اصحاب میں سے چند لوگ باقی ہیں جو اُن کی امامت کے قائل ہیں۔ اپنا پرایا کوئی نہیں جانتا کہ اُن کی جائے رہائش کہاں ہے سوائے اُن کے خادم کے جو اُن کی خدمت پر مامور ہے۔

بہترین جائے قیام:-

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس صاحبِ الامرؑ کیلئے عزلت و گوشہ نشینی لازمی ہے اور اسی گوشہ نشینی میں قوت لازمی ہے، صرف تیس آدمی اُن کی تنہائی میں مونس ہوں گے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے۔

مقامِ روحاء کا پہاڑ:-

راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیلئے گیا۔ جب ہم لوگ مقامِ روحاء پہنچے تو آپؑ نے وہاں ایک سنہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا: تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہو ؟ اس پہاڑ کا نام جبلِ رضوی ہے جو فارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ تھا، اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ نے اس کو وہاں سے یہاں منتقل کر دیا۔ دیکھو! اس پر ہر درخت ثمر دار ہے اور یہ ایک خائف کیلئے بہترین جائے امان قرار پائے گا اس لیے کہ صاحبِؑ امر کی دو غیبتیں ہوں گی۔ ایک غیبتِ قصیر (صغریٰ) دوسری غیبتِ طویل (کبریٰ)۔

دوسری غیبت کے بعد ظہور:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حازم! اس صاحبِ امرؑ کیلئے دو غیبتیں ہیں اور وہ دوسری غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے انؑ کی قبر کی خاک سے اپنا ہاتھ آلود کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھنا۔

(بِحَارُ الاَنوار، جلد 12 (اردو)، جلد 52-53 (عربی))

FOR MORE POST VISIT OUR BLOGS CLICK HERE